مسلم نوجوان ماضی اور حال کے آئینے میں

سکندر نواز جہلم

ماضی کا نوجوان تمام مسلمانوں کیلئے قابل فخر تھا۔محمد بن قاسم نے صرف سترہ سال کی عمر میں جو کارنامہ انجام دیا وہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔اس وقت کا نوجوان بہادر، نڈر اور جذبہ ایمانی سے سرشار تھا۔اسے بھی جوانی کی بہاریں عزیز تھیں، لیکن وہ ان بہاروں کو اللہ تبارک وتعالی کے راستے میں قربان کر دیتا تھا۔وہ نڈر ہوکر میدان جہاد کیلئے نکلتا، فتح یا شہادت اسکی خواہش ہوتی تھی۔اس وقت کے نوجوان میں غیرت تھی ایسی غیرت جسکا کبھی بھی سودا نہ کیا جا سکے، مسلمان تو ویسے بھی فطری طور پر غیرت مند ہوتا ہے، بے غیرت کبھی بھی مسلمان نہیں ہوتا۔اس وقت کی مائیں اپنے بیٹے کے سر پر کفن باندھ کر نصیحت کرتی تھیں کہ بیٹا میدانِ قتال میں پیٹھ نہ دکھانا، اور سینے پر تیر کھانا، مائیں اپنے بیٹوں کی شہادت پر فخر کرتی تھیں، کبھی اس وقت کا نوجوان دنیا میں غلامیوں کو توڑنے اور فساد کو ختم کرنے والا اللہ ربّ العزت کیلئے جان و مال لٹایا کرتا تھا۔وہ ظالموں کو مٹانے کیلئے جنگ (جہاد) کرتا تھا۔اللہ رب العزت کو راضی کرنے اور کفر کو برباد کرنے، جنت میں جانے اور گناہوں کو معاف کروانے کیلئے جدو جہد کیا کرتا تھا۔اب بے حیائی، فحاشی، عریانی کے چکر میں شیطان نے اسے ایسے دھوکے میں ڈالا کہ سونے سے مٹی بن کر رہ گیا ہے۔کفار آج کتنے مطمئن ہونگے کہ اب مسلمانوں کے نوجوان جہاد میں شجاعت کے جوہر دکھانے کے بجائے اپنی عزت 'حیا اور ایمان کے جنازے نکال رہے ہیں۔کبھی وہ تیر وتفنگ سے اپنے بازؤوں کی قوت کے ساتھ ایمان کی حرارت لئے محاذ جنگ گرمایا کرتا تھا۔آہ جب آج کے نوجوان کو دیکھا جائے تو دل خون کے آنسو روتا ہے، دل سے آہ نکلتی ہے آج کے نوجوان پر ڈش، وی سی آر، ٹی وی اور مغربی تہذیب چھائی ہوئی ہے۔

افسوس صد افسوس! آج کے نوجوان میں سنت سے ہٹ کر ہر چیز مل سکتی ہے۔آج کا نوجوان داڑھی رکھنے کو بھی عیب سمجھتا ہے، جس کو اللہ رب العزت نے پسند فرمایا ہے، صبح صبح اٹھ کر سب سے پہلے داڑھی منڈا کر گندی نالی میں بہا دیتا ہے۔ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہیں، اگر ایک ہاتھ کی انگلی میں تکلیف ہو تو پورا ہاتھ متأثر ہوتا ہے، ایسی ہی مثال مؤمن، سلمان کی بھی ہے، اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہوگی تو تمام مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔مسلمان تو ایک جسم کی مانند ہوتے ہیں۔آج اسکے بڑے حصے کو تکلیف پہنچائی جارہی ہے، مگر باقی جسم اس سے بے خبر ہے۔یہ کیسا جسم ہے جس سے باقی حصہ بے خبر ہے۔

آج کے نوجوان کو دیکھو! نت نئے فیشن اختیار کر کے اپنے آپ کو فلمی ہیرو سمجھ رہا ہے دنیا کے بدترین فاسق وفاجر لوگوں کو آئیڈیل بناتا ہے۔لیکن آہ! اس کی مسجدوں کو برباد کیا جاچکا ہے۔اس پر بے حسی طاری ہے۔اس کے قرآن کو پھاڑ کر آگ لگائی جاچکی، یہ کھیل تماشوں میں گم ہے۔اس کے اسلامی اور دینی بھائیوں کے سینوں میں بارود اتارا جارہا ہے، پندرہ پندرہ ہزار پونڈ وزنی بم مسلمانوں پر گرائے جارہے ہیں۔تمام کافر آج متحد ہو کر مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہمارا مسلم نوجوان اپنی جھوٹی کامیابی پر رقص کناں ہے۔اس کے دین کو مغلوب کیا جاچکا ہے۔یہ بے حیائی فحاشی حاصل کر کے مستی میں ہے۔امت مسلمہ ڈوب رہی ہے، یہ شہرت، بے حیائی، عریانی، فحاشی کے میڈل سجانے میں مدہوش ہے۔کیا ہماری روشن تاریخ کا یہی سبق ہے؟ نہیں نہیں واللہ نہیں۔

مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا لیکن یہود وہنود نے اس کا دماغ خراب کر دیا ہے۔اس کی ماؤں بہنوں کی عزتوں کو بیچ چوراہے لوٹا جاچکا ہے، لیکن یہ مدہوش ہے۔آج دنیا کے اندر ظلم، بے حیائی اور فحاشی کے خلاف جہاد کی سخت ضرورت ہے۔دنیا میں کہیں بھی نظر دوڑائیں کشمیر، فلسطین، افغانستان، بوسنیا، چیچنیا وغیرہ۔خصوصاً افغانستان پر عالم کفر متحد ہو کر حملہ آور ہو گیا، افغانستان جو ہمارا پڑوسی اور اسلامی ملک ہے، جہاں اسلامی قوانین نافذ تھے۔اللہ کو ایک ماننے والے، اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔آج یہود وہنود خوف زدہ ہیں کہ یہ اللہ کو ایک ماننے والے اسلام کا بول بالا کرنے والے مضبوط نہ ہو جائیں، مضبوط ہو کر ہماری طرف رخ نہ کر جائیں۔اللہ کا منصفانہ قانون ہم پر بھی نافذ نہ کر دیں۔

گیارہ ستمبر کی آڑ لیکر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تمام کفار متحد ہو کر افغانستان پر حملہ آور ہو گئے، روزانہ تقریباً دو کروڑ ڈالر کا بارود افغان مسلمان بھائیوں کے سینوں میں اتارا جاتا رہا۔امت مسلمہ پر ظلم کیا جارہا ہے، دین اسلام کی اتنی بے حرمتی کی جارہی ہے، جس کا تصور بھی تکلیف دہ ہے۔کلمہ طیبہ کو فٹبال کے اوپر لکھ کر ٹھوکریں ماری جارہی ہیں، نونہالوں کو چھیدا جارہا ہے۔جب قیامت کا دن ہوگا، ان مظلوم مسلمانوں کے ہاتھ ہوں گے اور ہمارے گریبان۔

یہ مظلوم مسلمان بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے: اے اللہ! ہمارے مالک تیرا کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ہماری عزتیں لوٹی جارہی تھیں، ہمارے بچوں کو ہمارے سامنے ذبح کیا جارہا تھا، ہمارے گھروں کو جلایا جارہا تھا، ہماری مسجدوں کو شہید کیا جارہا تھا۔اے اللہ! تیرے ان بندوں کو ہمارے اوپر ہونے والے ایک ایک ظلم کی خبر ملتی رہی، یا اللہ تیرا یہ بندہ قرآن مجید بھی پڑھتا رہا کہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے کیلئے لڑنا چاہئے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو بھی پڑھتا رہا ہے لیکن تیرا یہ بندہ اتنا کچھ سننے کے باوجود، قرآن واحادیث کو پڑھنے کے باوجود، اپنے کاروبار کرتا رہا اپنی دوکان چلاتا رہا،

اپنی نوکری کرتا رہا، قیامت کے دن اللہ حق تعالی ہم سے پوچھے گا۔قسم رب ذوالجلال کی اسلام کے خلاف کی جانے والی کوششوں کا دسواں حصہ بھی اسلام کے پھیلاؤ اس کے غلبے اور نفاذ کیلئے کیا جاتا تو مسلمان کی دنیا اور آخرت بھی سنور جاتی۔ کل کو روز قیامت رب تعالی کو کیا جواب دے گا ساری عمر کس کے چکر میں گزار کر آئے؟ ہمارے نوجوان ڈِش، وی سی آر، ٹی وی اور کرکٹ کیلئے مرے جا رہے ہیں، لیکن انہیں نفاذ اسلام یا جہاد کی کوئی پروانہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر ذلتیں طاری ہیں۔ امت اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہے، آج کا نوجوان سنت سے ہٹ کر ہر کام کرنے کیلئے تیار ہے، لیکن جہاد کیلئے تیار نہیں۔ اللہ رب العالمین کیسے راضی ہو کر رحمتیں نازل کرے؟ اور مسلمانوں کے مسائل حل کرے؟ یاد رکھیں اللہ تعالی کو ناراض کر کے آخرت تو برباد ہے ہی دنیا میں بھی اس کی پھٹکار و لعنت برستی رہتی ہے۔﴿یاایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ﴾ ''اے ایمان والو اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ''۔

عورتوں کی قسمیں

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق سے سنا، آپ نے فرمایا: عورتوں کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ عقلمند، مسلمان، پاکدامن، نرم مزاج، خوش اخلاق، خوب پیار کرنے والی اور خوب بچے جننے والی عورت، جو حوادث زمانہ کے مقابلے میں اپنے رفیق حیات کی مددگار بنتی ہے اور کبھی اپنے سرتاج کے مقابلے میں آفات زمانہ کے ساتھ تعاون نہیں کرتی۔ آپ ایسی عورتیں بہت ہی کم پائیں گے۔

۲۔ دوسری قسم کی عورت وہ ہے جسے کھانے پینے اور بچے جننے کے سوا کسی کام سے تعلق نہیں ہوتا۔

۳۔ تیسری قسم خیانت کرنے والی، بہت جوں والی عورت، اللہ پاک جس کے گردن میں چاہے اسے لٹکا دیتے ہیں، پھر جب اسے منظور ہوتی ہے، تو اسے جدا کر دیتے ہیں۔